REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۹   REGD. NO. P/GDP-3   شمارہ ۲۷

وبِقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۹ شعبان ۱۴۰۰ ہجری   ۳ وفا ۱۳۵۹ ہش   ۳ جولائی ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ احسان (جون) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ ۲۴ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے تاہم ابھی ضعف ہے"

مورخہ ۲۹ جون کو زبانی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور اقدس بیرونی ممالک کے دورہ پر تشریف لے جا چکے ہیں۔ مزید تفصیلات سے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں مطلع کیا جا سکے گا۔ احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت وسلامتی اور اس دورہ کی عظیم الشان کامیابی اور آپ کے مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے صدقِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ احسان (جون) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ بیگم صاحبہ تاحال ربوہ کے سفر پر ہیں احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔

دار الہجرت ربوہ میں تعلیمی منصوبہ کی ایک شق کی ایمان افروز تکمیل

امتیاز پانیوالے طلباء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے تمغہ جات مرحمت فرمائے

آج کا دن بڑی خوشی بڑی برکتوں اور رحمتوں کا دن ہے۔ حضور کا بصیرت افروز خطاب

تعلیمی منصوبہ کے بارے میں اہم فیصلوں کا اعلان کر دیا گیا

ربوہ ــــ ۱۲ احسان (جون) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب ایک یادگار اور تاریخی تقریب میں تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو طلائی تمغہ جات بطورِ انعام مرحمت فرمائے۔

یہ بابرکت تقریب چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ عظیم الشان تعلیمی منصوبہ کا پہلا عملی اظہار تھا اس لئے احباب ربوہ کئی دن سے اس کے منتظر تھے۔ ربوہ کی مساجد میں کئی روز قبل اس تقریب میں شمولیت کے لئے اعلانات ہو رہے تھے۔

آج نمازِ جمعہ سے قبل اور بعد اس تقریب کے لئے اعلان ہوا چنانچہ اہلِ ربوہ دن ڈھلتے ہی جوق در جوق مسجد مبارک کی طرف روانہ ہو گئے اور نماز سے ایک گھنٹہ قبل ہی مسجد نمازیوں سے بھرنا شروع ہو گئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب پڑھانے کے بعد آٹھ بجکر چار منٹ پر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے اس موقع پر بعض نوجوان مدھم آواز میں ہنوز باتوں میں مصروف تھے اس پر حضور نے متبسم انداز میں ارشاد فرمایا:-

"ہم نے تو آپ کی باتیں سُن لیں اب آپ ہماری باتیں سُنیں"۔

حضور کے اس ارشاد کے ساتھ ہی ہر طرف سکون ہو گیا اور حافظ قاری عاشق حسین صاحب کی خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کی صدا مسجد میں گونجنے لگی تلاوت سے قبل حضور کی نگاہ ایک فوٹو گرافر پر پڑی جو اس تاریخی تقریب کو اپنے کیمرہ میں محفوظ کر رہا تھا یہ فوٹو گرافر حضور کے اور احباب کے درمیان حائل تھا اس پر حضور نے فرمایا:-

"تم دوسروں کے سامنے کھڑے نہیں ہو گے"۔

اس تقریب میں نظم پڑھنے کا فریضہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے ادا کیا انہوں نے "محمودکی آمین" میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیریں کلام کے چند بند خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن میرے لئے اور آپ کے لئے بڑی خوشی اور بڑی برکتوں اور رحمتوں کا دن ہے اس لئے کہ وہ عظیم منصوبہ جو تعلیم کے متعلق حال ہی میں جاری کیا گیا ہے یہ اس کا پہلا فنکشن ہے حضور نے فرمایا کہ اس تعلیمی منصوبے کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ ہر ذہین بچے کو جماعت سنبھالے اور دوسرا یہ کہ ہر بچے کو دسویں تک جماعت سنبھالے۔

حضور نے اپنے خطاب میں سویابین کی خصوصیات بیان کیں اور فرمایا یہ طالب علموں کے لئے بڑی مفید چیز ہے ابھی جو تحقیق ہوئی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ اس کے استعمال سے انسان چالیس فیصدی وقت بچا لیتا ہے۔

حضور نے تعلیمی منصوبے کے بارے میں بعض بنیادی فیصلوں کا بھی اعلان فرمایا حضور نے فرمایا کہ اس تعلیمی منصوبہ کا آغاز ۱۹۸۰ء مطابق ۱۳۵۹ ہش سے ہو گا یعنی جس طالب علم کے کلاس کے نتیجہ کا اعلان ۱۹۸۰ء میں ہوگا اس کو طلائی تمغے یا ادائیگی حقوق طلباء کے تحت جو بھی مل سکتا ہے ملے گا۔

حضور نے تمغوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اولمپک میں اوّل آنے والے کو سونے کا۔ دوم آنے والے کو چاندی کا اور سوم آنے والے کو کانسی کا تمغہ دیا جاتا ہے حضور نے فرمایا کہ تیسرے نمبر پر آنے والے کو کانسی کا تمغہ دینا میرے خیال میں بے عزتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں یہ چاہتا تھا کہ اوّل۔ دوم۔ سوم سبھی کو سونے کے تمغے دیئے جائیں اگرچہ سونے کی مقدار پوزیشن کے اعتبار سے کم کر دی جا رہی ہے مگر منتظمین نے اوّل کے لئے سونے کا، دوم کے لئے چاندی کا تمغہ بنوا دیا جبکہ میں ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے آج بعض طلباء کو تمغے نہیں مل سکیں گے مگر ان کو ملیں گے ضرور اگرچہ بعد میں۔

تمغہ جات کے ڈیزائن کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اوّل آنے والوں کو طلائی تمغہ دیا جائے گا جس میں ایک تولہ خالص سونا ہو گا اس کا قطر ۴۱ ملی میٹر ہو گا اور چہرے والی سمت پر درمیان میں منارۃ المسیح اور منارے کے دائیں بائیں آنے والی حدی کا مالو "حمد اور عزم" لکھا ہو گا دائیں طرف "حمد" اور بائیں طرف "عزم" لکھا ہو گا اس کے نیچے آیت قرآنی "وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ" یعنی یہ کہ تم خدا تعالیٰ کی منشاء کے بغیر علم حاصل نہیں کر سکتے۔ پُشت پر "رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" کی دعا اور نیچے "احمدیہ صد سالہ جوبلی" لکھا ہو گا۔

دوم آنے والے طالب علم کو ۳/۴ تولے کا وزنی ۴۱ ملی میٹر کا طلائی تمغہ ملے گا اور اس کے اوپر وہی منارۃ المسیح اور "حمد" اور "عزم" لکھا ہو گا۔ لیکن نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا "رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ" لکھی ہو گی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ طالب علم کو یہ توجہ دلائی کہ وہ اوّل کیوں نہیں آ سکا اس کی پشت بھی اوّل آنے والے تمغہ جیسی ہو گی۔

سوم آنے والے کو ۲ تولہ وزنی چاندی کا تمغہ ملے گا اس میں باقی چیزیں دیگر تمغہ جات جیسی ہوں گی صرف اس میں آیت قرآنی مختلف ہو گی اس تمغہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام "وَعَلَّمَکُم

(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۳ر وفا ۱۳۵۹ ہش

دو عظیم قومی سانحے!

(۱)

"بدر" کا گذشتہ شمارہ جملہ آخری مراحل طے کر چکنے کے بعد بغرض طباعت پریس میں جا چکا تھا کہ آل انڈیا ریڈیو کی نشریات سے یہ انتہائی افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کے دوسرے فرزند، یوتھ کانگرس کے ۳۳ سالہ نوجوان لیڈر اور آل انڈیا کانگرس (آئی) کمیٹی کے جنرل سیکرٹری شری سنجے گاندھی ممبر پارلیمنٹ اور ان کے خلاباز ساتھی چیف انسٹرکٹر کیپٹن سبھاش سکسینہ ساڑھے آٹھ بجے صبح ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

یہ ہوائی حادثہ اس وقت پیش آیا جب شری سنجے گاندھی اپنے معمول کے مطابق دہلی فلائنگ کلب کے ایک سُرخ رنگ کے تربیتی ہوائی جہاز۔ پٹس۔ ایس-۲، اے میں صفدر جنگ... ائیرپورٹ سے پرواز کرنے کے بعد دو ہزار فٹ کی بلندی پر ہوائی مشقیں کرنے میں مصروف تھے۔ اچانک کسی تکنیکی خامی کے باعث جہاز کا انجن بند ہو گیا اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ جہاز میں آگ لگ گئی جس کے بعد وہ تیزی کے ساتھ ایک درخت سے ٹکراتے ہوئے ہوائی اڈے سے پانچ کلومیٹر دور ۱۲۔ ولنگڈن کریسنٹ میں واقع شری سنجے گاندھی کی اپنی کوٹھی کے پیچھے گر کر تباہ ہو گیا۔ وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی یہ افسوسناک اطلاع ملتے ہی جائے حادثہ پر پہنچیں اور اسی وقت مجروحین کو ایمبولنس میں ڈال کر رام منوہر لوہیا ہسپتال لے گئیں جہاں ڈاکٹروں نے ان دونوں کو مُردہ قرار دے دیا اس موقعہ پر وزیر اعظم نے اپنے سینے میں ایک ممتا بھرا دل رکھنے کے باوجود ایک متحمل مزاج، حوصلہ مند اور باہمت قومی لیڈر ہونے کی حیثیت سے جس صبر و ضبط اور قوتِ برداشت کا مظاہرہ کیا وہ لائقِ تحسین ہے۔

شری سنجے گاندھی ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو ولنگڈن ہسپتال دہلی میں پیدا ہوئے تھے۔ شری نہرو کے زیرِ سایہ ان کی نشو و نما ہوئی۔ ابتدائی تعلیم ڈیرہ دون کے مشہور سکول "دون" میں مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ برطانیہ میں رہ کر انہوں نے انجینئرنگ کی تعلیم اور تجربہ بھی حاصل کیا۔ ۱۹۷۱ء میں انہوں نے کانگریس کی پروپیگنڈہ مہم میں نمایاں حصہ لیا اور یہیں سے سیاسی میدان میں ان کی عملی زندگی کا آغاز ہوا ۱۹۷۷ء تک وہ نوجوانوں کے ایک مقبول، روشن خیال اور سلجھے ہوئے سیاسی لیڈر تسلیم کئے جانے لگے۔ اسی سال انہوں نے امیٹھی کے حلقہ سے پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لیا مگر اس وقت جنتا پارٹی کی نہایت درجہ مقبولیت کے باعث دیگر کئی سرکردہ کانگریسی لیڈروں کی طرح انہیں بھی ناکامی ہوئی مگر ۱۹۸۰ء کے وسط المدتی انتخابات میں انہوں نے پھر اسی حلقہ سے زبردست کامیابی بھی حاصل کی اپنی مختصر سی سیاسی زندگی میں محض اپنی محنت اور لگن سے انہوں نے ہندوستانی عوام بالخصوص نوجوان طبقہ کے دلوں میں جو خاص مقام پیدا کیا وہ قابلِ رشک بھی ہے اور لائق تحسین بھی۔

شری سنجے گاندھی ایک اولوالعزم اور حوصلہ مند نوجوان قومی لیڈر تھے ان کے انتقال سے کانگریس (آئی) اور ملک کی سیاسی فضا میں جو خلا رونما ہوا ہے اسے پُر کرنے کے لئے یقیناً ایک لمبا عرصہ درکار ہو گا وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کے لئے یہ المناک سانحہ بیک وقت ایک جواں سال ہونہار بیٹے کی اندوہناک موت اور سیاسی میدان میں ایک معتمد دستِ راست و شریکِ کار کی جدائی کے باعث دوہرے صدمہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں تمام قوم ان کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔

(۲)

شری سنجے گاندھی کی افسوسناک موت کی اطلاع سے نڈھال ہندوستانی عوام ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ اگلے چوبیس گھنٹوں کے دوران ایک اور انتہائی روح فرسا خبر پوری قوم پر بجلی بن کر گری کہ ہندوستان کے سابق صدر مملکت نامور ٹریڈ یونینسٹ اور بہادر و دیرینہ مجاہد آزادی شری وی۔ وی گری کا بعمر ۸۳ سال ۲۴ر جون کی صبح کو نیند کی حالت میں حرکتِ قلب رُک جانے کے باعث مدراس میں انتقال ہو گیا ہے

شری گری کی پیدائش ۱۸۹۴ء میں برہم پور اُڑیسہ میں ہوئی تھی ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر میں مکمل کرنے کے بعد انہوں نے سینئر کیمبرج کا امتحان مدراس سے پاس کیا اور قانون کی اعلیٰ تعلیم آئرلینڈ میں حاصل کی واپس وطن لوٹتے ہی وہ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے سرگرم رُکن بن گئے اپنی ۶۵ سالہ قومی اور سیاسی زندگی میں انہوں نے مختلف شعبوں میں ملک کی اہم اور نمایاں خدمات سرانجام دیں اور مدراس ہائی کورٹ کے ایک ایڈووکیٹ کی حیثیت سے ترقی کر کے بتدریج رکن مرکزی کمیٹی۔ رکن مدراس اسمبلی۔ صوبائی وزیر محنت مدراس مرکزی وزیرِ محنت۔ سری لنکا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر۔ گورنر یو پی اور نائب صدر مملکت وغیرہ مختلف اہم عہدوں پر فائز رہنے کے بعد ۱۹۶۹ء میں مرحوم ڈاکٹر ذاکر حسین کی وفات پر ہندوستان کے صدر مملکت منتخب ہوئے۔

شری گری کے انتقال کی خبر ملتے ہی حکومتِ ہند کی طرف سے ملک بھر میں سات روزہ ماتم کا اعلان کیا گیا اور تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں کر دئے گئے آپ کی آخری رسوم پورے فوجی اعزاز کے ساتھ مدراس میں ادا کی گئیں جس میں حکومتِ ہند کی نمائندگی ہوم منسٹر جناب گیانی ذیل سنگھ نے کی اور صدر مملکت کی طرف سے ان کے فوجی سیکرٹری نے شمولیت اختیار کی۔

مقامی طور پر ان ہر دو عظیم قومی سانحوں پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام ادارہ جات بند کر دئے گئے۔ محترم ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے فوری طور پر وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی اور شریمتی منیکا گاندھی کو تعزیتی ٹیلیگرام ارسال کئے جانے کے علاوہ ہندوستان کے تمام احمدی افراد کی طرف سے اظہارِ تعزیت پر مشتمل ایک مراسلہ بھی بھجوایا گیا نیز محترم ایڈیشنل ناظر صاحب امور عامہ کی قیادت میں ایک جماعتی وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کر کے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ وزیر اعظم اور تمام قوم کو یہ عظیم صدمات نہایت درجہ صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ملک کی سیاسی فضا میں جو خلا رونما ہوا ہے اُسے پُر کرنے کے مناسب اسباب فراہم کرے آمین:

خورشید احمد انور

"ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں"

تمہیں کیا بتاؤں کہ کیا چاہتا ہوں
"ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں"

جو مالک ہے سب کا جو حاکم ہے سب پر
اُسی کی میں مہر و وفا چاہتا ہوں

نہ مسند، نہ منبر کی خواہش ہے مجھ کو
ترے در پہ اک بوریا چاہتا ہوں

نہ بھٹکوں میں منزل سے زنہار و ہرگز
میں ایسی ہی راہ ہدیٰ چاہتا ہوں

اُسے جب سے دل میں بٹھایا میں نے
محبت میں اُس کی لٹا چاہتا ہوں

الٰہی! عنایات کو کھینچ لے جو
وہ گریہ، وہ آہ و بکا چاہتا ہوں

ہوں کمزور و عاجز، گنہگار بندہ
مگر بخششِ کبریا چاہتا ہوں

کریں رشک عرشِ بریں پر فرشتے
وہ عرفان و نورِ خدا چاہتا ہوں

ہوا مجھ پہ نازل جو فیضانِ باری!
فرشتوں سے اونچا اُڑا چاہتا ہوں

نصیر الدین محمود (شاہد) —— ربوہ

خطبہ جمعہ کا ملخص

بیرونی ممالک کے دورے کے دوران اہل ربوہ آپس میں پیار اور محبت سے رہیں!

غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو بے شک چھوڑ دو

اپنی بیماری کے بارے حضور کی زبان مبارک سے تفصیلات کا ذکر

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ احسان ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۳ جون ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۱۳ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج تقریباً پونے تین ماہ کے عرصہ کے بعد ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجکر آٹھ منٹ پر مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور ایک بجکر ۳۵ منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کو مجلس مشاورت کے اجلاس سے چند روز قبل ۲۵ مارچ کو گردوں میں انفکشن کا حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے حضور اس دوران ربوہ میں کوئی خطبہ نہ دے سکے اور اہل ربوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے محروم رہے۔ آج ایک ... کے بعد جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ احباب جماعت میں رونق افروز ہوئے تو احباب کے دلوں میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے اور اپنی مخصوص آواز میں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہا تو احباب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ بعد ازاں حضور نے خطبہ دیا اور اس کے آخر میں فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ میں دس منٹ سے زیادہ نہیں بول سکوں گا۔ مگر آپ کی ... سے میں اتنی دیر بول سکا ہوں۔ حضور نے تقریباً ۲۵ منٹ خطاب فرمایا اور اپنی صحت اور علاج کی تفصیلات بتائیں اور احباب کو کامل صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ آپ تھوڑے دنوں میں دورے پر بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے اہل ربوہ کو محبت اور پیار سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ حضور کے اس خطاب کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میرا ارادہ اس سال بیرونی ممالک جانے کا ہے۔ حضور نے اہل ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ کبھی بھی ایکدوسرے سے نہ لڑو۔ سلام سے کلام کی ابتدا کرو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو بے شک چھوڑ دو۔ کیونکہ دینے والا تو اللہ ہے جب ... تو اللہ دیتا ہے۔ ... سنبھالا نہیں جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ افراد کو بھی دیتا ہے اور جماعت کو بھی۔ حضور نے جماعت پر اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے ضمن میں مثال کے طور پر نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کا حوالہ دیا اور بتایا کہ ... میں جماعت نے ... حضور بڑے ... بیمار ... لاکھ روپیہ سے زائد کی قربانی پیش کی ... اس میں اتنی برکت ڈالی کہ اس ... اُن ممالک میں ... جاری کی گئی ... جہاں سکیم کا ... کروڑ روپے ... پہنچ گیا۔ حضور نے فرمایا کہ دیسے تو ۵۲ لاکھ روپیہ اتنے بڑے مقصد کے لئے کوئی چیز ہی نہیں۔ اور اتنی روپیہ سے تو ہم ... چال سے بھی نہیں چل سکتے مگر خدا تعالیٰ کو تو پیسے کی ضرورت نہیں وہ تو دل میں جو پیار ... ہے اس کو دیکھتا ہے ... کے مطابق ... سلوک کرتا ہے۔

حضور نے اہل ربوہ کو فرمایا کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ ربوہ کی فضا محبت کی فضا ہو۔ دکھوں کو دور کرنے والی فضا ہو۔ خوشحالی کے سامان اور خوشی پیدا کرنے والی فضا ہو۔

حضور نے دعا فرمائی کہ ہر احمدی مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ اور ہم اس قابل بن جائیں کہ دنیا ہماری تقلید کر کے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کو اسی طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے جس طرح ہم اپنے رب سے خیر ہی خیر طلب کرتے ہیں۔

بیماری کی تفاصیل

اس سے پہلے حضور نے خطبہ کے شروع میں اپنی بیماری کی تفاصیل بتائیں۔

حضور نے فرمایا میری صحت نوے فیصدی ٹھیک ہو گئی ہے۔ اور بیماری ابھی دس فیصدی باقی ہے۔ حضور نے ان تفاصیل کے بارے میں احباب کو بتایا اور واضح فرمایا کہ آپ یہ تفاصیل اس لئے بیان کر رہے ہیں تاکہ احباب جماعت کو دعا کی تحریک ہو۔ حضور نے فرمایا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے تا میں اپنی ذمہ داری پورے طور پر نبھا سکوں۔ حضور نے احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ حضور کی بیماری کلیۃً دور ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ نیوی طاقت عطا کرے اور جب تک زندگی ہے رب کریم سے امید ہے کہ وہ طاقت دے گا۔ تاکہ ہمارے سارے کام روز ہی نپٹائے جا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحت کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بیماری کا حملہ ۲۵ اور ۲۶ مارچ کی درمیانی شب کو ہوا۔ میں سویا تو چنگا بھلا تھا اور جب اٹھا تو شدید بیمار تھا۔ حضور نے فرمایا کہ گردے پر حملہ ہوا۔ ... انفکشن ہو گئی۔ حضور نے علاج کی تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ انسان بڑا عاجز ہے۔ دعوے تو بڑے کرتا ہے لیکن عاجز ہے۔ انفکشن کو ٹیسٹ اور کلچر کروانے کے ... کونسی دوا موثر ہے تین جگہوں سے ٹیسٹ کروائے گئے۔ اور تینوں کے نتائج مختلف نکلے۔

حضور نے فرمایا کہ فیصل آباد والوں نے ایک قسم کے جراثیم بتلائے اور دوائی تجویز کی۔ لاہور والوں نے دوسری قسم کے جراثیم بتلائے اور دوائی بتلائی اور اسلام آباد والوں نے ایک تیسری قسم کی تشخیص کی اور علیحدہ دوائی بتلائی۔ وہاں پر ایک ... ڈاکٹر ہیں بڑے زیرک اور مخلص۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ... اور کام میں برکت ڈالی اور ان کے ہاتھ میں شفا دی۔ میں جب اسلام آباد گیا تو اس وقت بیماری کا حملہ ... سے زائد ہو چکے تھے۔ اس ... ایک اینٹی بائیوٹک دوائی ڈاکٹروں نے تجویز کی تھی۔ غالباً اس بیماری کو تو کچھ اس دوائی نے سنبھالا اور موثر ہوئی مگر گردوں پر اس دوائی نے حملہ کر دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گردوں نے کام بند کر دیا۔ اور دو دن تک گردوں نے پیشاب ہی نہیں بنایا۔ اس لئے بڑی فکر ہوئی۔ پیشاب آور دوائیں دی گئیں۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ساری دوائیں کھا لینی چاہئیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہوگی وہ موثر ہو جائے گی۔ اس طرح شرک سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس ... کے مطابق پیشاب لانے کے لئے ایلوپیتھک ادویہ بھی استعمال کی گئیں تاکہ گردے کام شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا اس ایلوپیتھک دوائی کے ساتھ جو لٹریچر تھا اس میں یہ درج نہیں تھا کہ اس میں میٹھا بھی پڑا ہوا ہے۔ حضور نے بتایا کہ میں ذیابیطس کا مریض ہوں۔ مگر بہت کم دوائی کے استعمال سے اپنی شکر کنٹرول میں رکھتا ہوں۔ اس طرح سے مجھے ذیابیطس کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس ایلوپیتھک دوائی سے شکر کے نظام میں نقص پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ حضور نے فرمایا میں نے پتہ کیا تو میرے شبہے کی تصدیق

ہوئی کہ اس میں بیٹھا تھا۔ اور میں شکر کا مریض تھا۔ نتیجہ خاص میٹھے کے تین پیالے بھر کر پلائے گئے۔ اس طرح سے میرے جسم کی اندر کی شکر ۱۴۰ سے بڑھ کر چند دنوں کے اندر ۲۲۰ تک پہنچ گئی۔ اور شکر کی خاص مقدار قادر سے بڑھ گئی۔ اب یہ دوائیاں اور بیماری کا چکر ہے جس میں میں بیچارہ مریض بیچ میں پھنسا ہوا ہوں۔ پھر اوپر سے گرمی کا اثر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب سے مجھے ایک ہی سیزن میں تین دفعہ ہیٹ سٹروک ہوا ہے۔ اس کے بعد سے گرمی میری بیماری بن گئی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اب دو ماہ سے جو دوائی استعمال کی گئی ہے اس سے فائدہ ہوا ہے۔ اور اب دس فیصد بیماری رہ گئی ہے۔

حضور نے اپنی صحت کے لئے دُعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ میری مکمل صحت یابی کے لئے دُعا کریں۔ کیونکہ جو کام میرے کرنے کے ہیں وہ صرف میں ہی کر سکتا ہوں۔ حضور نے بتایا کہ بیماری کی وجہ سے جب ڈاک کا انبار جمع ہوگیا۔ تو میں نے تین راتیں مسلسل کام کر کے کچھ کام نکال دیا۔ اس میں سے دو راتیں رات کے دو بجے تک اور ایک رات ڈھائی بجے تک جاگ کر کام کیا تو مجھے کچھ سستی ہوئی اور جب افاقہ ہوا تو پورا زور لگا کر اسلام آباد میں ساری ڈاک نکال دی۔ حضور نے فرمایا میں عام طور پر رات کے بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں سویا ہوں۔ گرمیوں میں کبھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کے نتیجہ میں مجھے اتنا ضعف ہو جاتا ہے کہ میں صبح اُٹھ کر مسجد تک بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نماز وقت پر ادا کرتا ہوں۔

(منقول از الفضل مورخہ ۱۵ و ۱۶ جون ۱۹۸۰ء)

"نہایت عاجزانہ درخواست دُعا"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ آجکل بیمار ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرف سے دُعا کی درخواست اور آپ کی بیماری کی تفصیل احباب اخبار بدر کی گزشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب اخبار الفضل کی اشاعت مجریہ ۱۶ جون میں تازہ اطلاع شائع ہوئی ہے جو بغرض تحریک دُعا قارئین بدر تک پہنچائی جا رہی ہے ـــــ (ایڈیٹر بدر)

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب رقمطراز ہیں:۔

"خاکسار کی طرف سے تفصیلی نوٹ اپنی بیماری کے بارہ میں الفضل میں آچکا ہے بعض احباب نے کہا ہے کہ الفضل میں وقفہ وقفہ بعد اگر خاکسار اپنی طبیعت کے متعلق لکھتا رہے تو احباب جماعت کو علم ہوتا رہے گا۔ اور دُعاؤں کی تحریک ہوگی نجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار کی طبیعت ابھی پہلے جیسی ہے۔ بلکہ پرسوں پاؤں پر ورم اور کمزوری بہت رہی۔ کل خون کے ٹیسٹ میں پتہ لگا کہ خون ایک گرام مزید کم ہوگیا ہے۔ لہٰذا فکر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو اپنے حقیر عاجز بندوں سے پیار کرتا ہے اور بہت ہی رحم کرتا ہے اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں۔ لہٰذا خاکسار نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ میرے سب بزرگ اور دوست خاکسار کیلئے خاص دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

والسلام آپ کا بیمار بھائی
ڈاکٹر مرزا منور احمد

تربیتی کلاس لندن میں پوچھے گئے بعض سوالوں کے جواب (بقیہ صفحہ ۲)

شہوت انتہائی حد تک بڑھا دیتا ہے۔ اسے تمام آسمانی مذاہب نے ناپسند کیا ہے۔ یہ اشیاء نہ صرف انسان کی صحت و اخلاق کے لئے مضر ہیں۔ بلکہ پُرامن معاشرہ اور معاشرہ کے لئے زہر ہلاہل اور روحانیت کے لئے زہر قاتل ہیں۔

جوا۔ بیمہ اور سود انسان کے اخلاق کے لئے مضر ہیں۔ یہ چیزیں روپیہ کو نقصان کے احتمال کے بغیر بلا کھٹکے بے تحاشہ بڑھاتی جاتی ہیں۔ عوام کے خون و پسینہ کی کمائی چند ہاتھوں میں سمٹ کر آجاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں سماج میں نابرابری۔ طبقاتی کشمکش، نفرت و حقارت، بے اعتمادی اور بے چینی پھیل جاتی ہے۔ سرمایہ دار ہزاروں گھروں کو تباہ کر کے بغیر کسی محنت و مشقت کے سرمایہ جمع کرتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے روپیہ کو عیاشی میں بے دریغ لٹاتا ہے۔ اور سماج میں اپنی من مانی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ بالا اشیاء کا استعمال کرنے والا انسان روحانی امور میں بھی غور و فکر کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

اسلام نے شراب اور جوئے کے ضمن میں اثمھما اکبر من نفعھما (البقرہ ع ۲۲) فرما کر یہ اصول بتایا ہے کہ جس چیز کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ اور نتائج کے لحاظ سے بُرے اور مہلک ہوں اسے استعمال نہ کیا جائے۔ چونکہ ان تمام اشیاء کے نقصانات نتائج کے لحاظ سے انتہائی مہلک اور روحانیات کی ترقی میں روک ہیں اس لئے ان کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

سوال ع ۷ :۔ پردہ کے حکم کی کیا ضرورت ہے؟

جواب :۔ اسلام نے صالح معاشرہ کی تعمیر کے مدنظر مرد اور عورت دونوں کو غض بصر سے کام لینے اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے نیز عورتوں کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو سر سے کھینچ کر اپنا سینہ ڈھانک لیا کریں (سورۂ نور ع ۳۱-۳۲) یہ ہدایات فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں۔ اور معاشرے میں پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

دراصل آنکھوں میں مسمریزم کی طرح ایک ایٹمی قوت پائی جاتی ہے۔ برقی رو کی طرح اس ایٹمی قوت کا قلبی خیالات، جذبات اور رجحانات سے براہ راست ربط و اتصال ہوتا ہے۔ چونکہ بدی کی محرک آنکھ ہے جس کے ذریعہ یہ ایٹمی قوت جذبات نفسانی کو بھڑکاتی ہے۔ اس لئے آنکھ اور دل کے درمیان حجاب کا ہونا عقل سلیم [illegible] تسلیم کرتی ہے۔ اسلام نے اس حجاب کا نام غض بصر رکھا ہے۔

۲۔ دُنیا میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم لوگوں نے بھی رہنا تھا۔ جو مختلف طبائع اور مختلف خیالات کے مالک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بھی پردہ کی ضرورت تھی۔

۳۔ نفس امارہ کی روک تھام کے لئے

۴۔ تزکیہ نفس کے لئے۔

۵۔ تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنے کیلئے

۶۔ تشہیر حُسن کی روک تھام کے لئے۔

۷۔ بدلوں سے بچاؤ اور روک تھام کے لئے بھی پردہ کی ضرورت تھی اور ہے۔

اسلامی معاشرہ میں پردہ دار عورت گھر کے کام کاج کرنے کے علاوہ کاروبار بھی کر سکتی ہے۔ قومی، ملکی اور سماجی بہبود کے کام کر سکتی ہے۔ تمدنی، معاشرتی اور تعلیمی امور سرانجام دے سکتی ہے ـــــ اسلامی پردہ کوئی قید خانہ نہیں ـــــ جو لوگ پردے کا خیال نہیں کرتے، خصوصاً مغربی لوگ، مشرقی لوگوں کی نسبت اخلاقی کمزوریوں میں زیادہ مبتلا ہیں۔ بے پردگی کے لازمی اثرات ہیں بے غیرتی، بے حیائی، زناشوئی، وارداتِ اغوا، فواحش کی تشہیر اور اولاد پر بد اثرات ـــــ !!

سوال نمبر ۸ :۔ نماز کی مختلف حرکات مقرر کرنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب :۔ تمام مذاہب نے عبادت کے لئے کچھ ہدایات دی ہیں۔ بعض مذاہب نے دیدار و وصل الٰہی کے حصول کے لئے جسم کو تکالیف میں ڈال کر کانٹے کی طرح بنا دینا ضروری قرار دیا ہے۔ افراط پر مشتمل ہدایات کا یہ کٹھن راستہ شاذ کے سوا عموماً ناقابل عمل اور ناکام ثابت ہو رہا ہے۔ اس ناکامی کے نتیجہ میں سالک کی جسمانی اور روحانی قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کے بالمقابل بعض مذاہب نے صرف دل کی عبادت کو ہی کافی سمجھا ہے۔ اور جسم کو آزاد چھوڑ دیا ہے جس کے نتیجہ میں کچھ عرصہ کے بعد محض دل کی عبادت یعنی تفریط کے راستہ سے بھی دل اُکتا جاتا ہے۔ اور روحانیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام نے افراط و تفریط کے مابین میانہ روی کو اپنانے کی ہدایات دی ہیں۔ اور روح کے ساتھ جسم کو بھی عبادت میں شامل کیا ہے۔ کیونکہ روح اور جسم کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ ص۴

ص۴ ان کا ایک دوسرے پر اثر پڑتا ہے ـــــ جیسے حالت سجدہ میں خدا تعالیٰ بندہ کے قریب ہوتا ہے۔ اسی مقام قرب کو پانے کیلئے روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتی ہے۔ اور ظاہرا طور پر جسم کو بھی سجدہ ریز ہونے کی ہدایت ہے تاکہ روح اور جسم دونوں ہی آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہوکر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔

سوال نمبر ۹ ۔ جمعہ کی نماز میں خطبہ پہلے اور عید کی نماز میں خطبہ بعد میں۔ اسکی کیا حکمت ہے؟

جواب :۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے۔ اس کی فرضیت کا سورۂ جمعہ میں خاص طور پر حکم ہے ظہر کی چار رکعات فرض ہیں۔ جمعہ میں دو رکعت کے قائم مقام خطبہ اور دو رکعت نماز کی ادائیگی اس طرح گویا کل چار رکعت ہوئیں ـــــ خطبہ و نماز مسلسل عبادت ہے اور فرض ہے۔ عیدین سے پہلے رمضان المبارک کے روزے اور حج کی عبادتیں مسلسل اور فرض ہیں۔ ان فرض عبادتوں کے بعد دو دو نفل کی ادائیگی بطور شکرانہ کے ہے۔ عید کا خطبہ اور دُعا بھی نوافل میں شامل ہے۔ جس میں روزوں اور حج کے بارے ہی مسائل وغیرہ بیان ہوتے ہیں ـــــ چونکہ فرائض مقدم ہیں اور نوافل مؤخر۔ اس لئے عید سے پہلے روزے اور حج فرض عبادتیں ادا کی جاتی ہیں اور شکرانے کے نوافل و خطبہ بعد میں ـــــ ☆

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

سن ۳۶-۱۹۳۵ء میں شاہدرہ میں نماز جمعہ میں دو نئی صورتیں نظر آنے لگیں۔ یہ کبھی تو نماز جمعہ میں اور بعض اوقات دیگر جماعتی اجتماعات میں نظر آتیں اور کبھی غائب ہو جاتیں۔ سال سوا سال بعد یہ صورتیں یک دم غائب ہو گئیں۔ جیسے پریوں کے دیس کی انسانوں کی زندگی سے لطف اندوز ہونے کی خاطر آید تعاری ہوں اور پھر جی بھر سیر کر چکنے کے بعد اپنے وطن کی محبت سے مجبور نعرہ زناں سوئے چمن روانہ ہو گئی ہوں۔ میرے ذہن پر ان کا دھندلا سا نقش موجود تھا۔ سنہ ۱۹۴۷ء کا پر آشوب دور شروع ہوا۔ آزادی نے ہمارے دروازوں پر دستک دی اور آزادی کا سورج جب طلوع ہوا تو وہ خون کے دریا سے نہا کر نکلا ہر شخص آزاد تھا۔ ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہو گیا تھا۔ تمام قانون منسوخ ہو چکے تھے تمام حقوق و فرائض کی زنجیریں ٹوٹ چکی تھیں۔ ہر شخص نے اپنے خیالات کی محفل سجائی۔ خود ہی فرد جرم عائد کیا نہ مجرم کو صفائی کا موقعہ نہ وکیل کرنے کی گنجائش۔ نہ اپیل نہ نظر ثانی۔ نہ کوئی رحم کی درخواست کا امکان۔ بس کیا تھا اپنے ہی دل کے دربار سے فیصلہ جات دار و رسن جاری ہونے اور اگلے لمحہ اپنے ہی ہاتھوں جیتی جاگتی انسانیت کو خاک و خون میں غلطاں کر دیا جاتا ایک سیلاب تھا کہ رکے نہیں رکتا تھا۔ ایک بگولا تھا جو ہر ایک خس و خاشاک کو اڑاتے لئے چلا جا رہا تھا۔ شرافت و عدالت منہ چھپائے مطلع صاف ہونے کی منتظر تھیں۔ آسمان سیاست نے اپنا غصہ پی لیا۔ افراد کے افعال و کردار پر قدغن لگنے لگی۔ ظلم کے اٹھے ہوئے ہاتھ رد کئے جانے لگے۔ مظلوم روحوں کی چیخ و پکار دھیمی ہونے لگی۔ جور و جفا کے بادل چھٹ گئے۔ یادوں کی دھندلی اسکرین پر بھولے بسرے خاکے ابھرنے لگے۔ سنہ ۱۹۳۶-۳۵ء کی جانی پہچانی صورتیں پھر نمودار ہو گئیں۔ مساجد میں دفاتر عمل میں، لنگر خانہ میں کھانا لیتے ہوئے گاہ بگاہ ٹکراؤ ہونے لگا۔ تعارف گہرا ہوتا گیا۔ آپ تھے مکرم بشیر احمد صاحب ناصر اور مکرم علی بخش صاحب سکنہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور۔ آپ نے کاروباری زندگی میں قدم رکھا تو اول اول ٹیکنیکل ٹریننگ اسکول سے ڈائنگ (رنگ سازی) کا کورس کیا۔ اور پھر سنہ ۱۹۳۵ء میں شاہدرہ ڈائنگ فیکٹری میں پریکٹیکل کا عرصہ مکمل کرنے گئے۔ انہی ایام میں آپ جمعہ پڑھنے احمدیہ مسجد شاہدرہ آیا کرتے تھے۔ ایک سال تک پریکٹیکل کرنے کے بعد واپس اپنے وطن چلے گئے۔ کچھ عرصہ مختلف کاروبار کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں جنگ عالمگیر ثانی شروع ہوئی تو فوج میں بھرتی ہو گئے سنہ ۱۹۴۵ء میں فوج سے فارغ ہو کر گھر چلے آئے۔ پھر سنہ ۱۹۴۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی تحریک وقف بطور دیہاتی مبلغین میں اپنا نام دے دیا اور دیہاتی مبلغین کی دوسری کلاس میں پڑھنے لگے۔ دراصل دیہاتی مبلغین کی ایک سال کی ایک کلاس ہوتی تھی۔ پہلی کلاس نے سنہ ۱۹۴۶ء میں پڑھنا شروع کیا۔ اور ایک سال عرصہ تعلیم ختم ہونے پر کامیاب ہو کر مختلف دیار و امصار میں تبلیغ و تربیت کے لئے متعین ہو گئے۔ دوسری کلاس نے سنہ ۱۹۴۷ء میں پڑھنا شروع کیا۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے نصف آخر میں ہنگامہ کارزار کے باعث اس کلاس کی پڑھائی رکی رہی۔ نومبر سنہ ۱۹۴۷ء میں جب قادیان سے زیادہ تر احمدی آبادی ہجرت کر گئی تو جماعت کے ایک حصہ نے حضور انور کے ارشاد کے تحت قادیان میں ہی رہنے کا فیصلہ کر کے دیار مسیح کی درویشی اختیار کر لی۔ ان افراد میں یہ کلاس بھی شامل تھی۔ ہاں ان میں سے چند ایک اپنی مجبوریوں کے باعث اجازت لیکر ہجرت کر گئے تھے۔ مگر کلاس کا بیشتر حصہ زمرہ درویشان میں شامل ہو گیا۔ اس کلاس کی تعلیم دا قبل کلاس سے زیادہ عرصہ جاری رہی۔ اس کلاس میں سے چند ایک کو سنہ ۱۹۴۹ء میں یو پی کی بعض جماعتوں میں بطور معلم بھجوایا گیا۔ اور پھر سنہ ۱۹۵۰ء میں ایک بڑا گروپ یو پی، جنوبی ہند، بہار اور بنگال کی مختلف جماعتوں میں بھجوایا گیا۔ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر کو پرگنہ ہٹی صوبہ بہار میں مقرر کیا گیا تھا۔ جہاں آپ کچھ عرصہ تک تبلیغی و تربیتی خدمات بجا لاتے رہے۔

سنہ ۱۹۴۷ء سے قبل پنجاب میں ذریعہ تعلیم اردو تھا۔ مبلغین کے باہر کے صوبہ جات میں جانے سے یہ احساس ہوا کہ ملک کے بدلتے ہوئے حالات میں جبکہ اب اردو کی جگہ مرکزی طور پر ہندی کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے اور ہر علاقہ میں اپنی علاقائی زبان ہی کا دور دورہ سلطنت ہوتا ہے ضروری ہے کہ ہمارے مبلغین بھی ہندی زبان میں مہارت بہم پہنچائیں۔ اس غرض سے ان کام کرنے والے مبلغین میں سے چند ایک کو ہندی کی اعلیٰ تعلیم دلانے کا فیصلہ ہوا اور سنہ ۱۹۵۲ء میں ہندی کی تعلیم کی کلاس مدرسہ احمدیہ کے زیر اہتمام جاری ہوئی۔

اگلے ہی سال یہ فیصلہ کیا گیا کہ مرکز چونکہ پنجاب میں ہے اس غرض سے دو نوجوانوں کو جو میدان تبلیغ میں کام کر رہے تھے چنا گیا۔ یہ دو نوجوان مکرم بشیر احمد صاحب ناصر اور مکرم عبد اللطیف صاحب تھے۔ انہی ایام میں میں خود بھی ادیب فاضل کا امتحان دے رہا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب ناصر کی یادداشت اتنی پختہ تھی کہ گویا پوری پوری کتابیں ان کو حفظ ہوں۔ کوئی ایک سوال آپ سے تجربۃً پوچھا جاتا تو آپ اس کے جواب میں کتاب کے کئی کئی صفحات سنا دیتے۔

آپ نے تین سال میں گیانی تک پنجابی تعلیم مکمل کرلی تو آپ کے نام کے ساتھ گیانی کا لفظ شامل ہو گیا۔ اب آپ گیانی بشیر احمد ناصر ہو چکے تھے بڑے ذہین نوجوان تھے۔ اگلے چند سالوں میں پرائیویٹ طور پر تیاری کر کے آپ نے بی۔ اے کر لیا۔

گیانی اور بی۔ اے کر چکنے کے بعد سنہ ۱۹۵۵ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں بطور مدرس آپ کا تقرر ہوا اور تا دم واپسیں آپ اسی صیغہ میں خدمات بجا لاتے رہے۔ البتہ درمیان میں تھوڑے عرصہ کے لئے دیگر دفاتر میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم گیانی بشیر احمد ناصر بی۔ اے چست چالاک اور ذہین ہونے کے ساتھ اپنی ڈیوٹی کے بڑے پابند تھے۔ کئی سالوں تک آپ نے مسجد مبارک قادیان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دینے کی سعادت پائی اور جتنا عرصہ آپ کی صحت نے اجازت دی بڑی باقاعدگی سے اس خدمت کو نباہتے رہے۔

سنہ ۱۹۶۳ء میں آپ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور آپ نہایت خوش اسلوبی سے اس اہم ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔

پہلا نکاح آپ کا تقسیم ملک سے قبل ہو چکا تھا۔ آپ کے مستقل طور پر قادیان میں رہ پڑنے کی وجہ سے رخصتانہ کی نوبت نہیں آئی اور علیحدگی عمل میں آگئی۔ دوسری شادی آپ کی جنوبی ہند سابق ریاست حیدرآباد کے علاقہ میں ہوئی۔ آپ کی یہ دوسری اہلیہ ایک سال بعد بچہ کی ولادت کے موقعہ پر کیس بگڑ جانے سے وفات پاگئیں۔ بچہ بھی ساتھ ہی گیا۔ تیسری شادی آپ نے بہار میں کی۔ اس بیوی سے ایک بچی ہے جو اب شادی شدہ ہے مگر اس بیوی سے بھی نباہ نہ ہو سکا اور علیحدگی ہو گئی۔ چوتھی شادی آپ نے خانپور ملکی بہار میں کی ان سے بھی تعلقات اچھے نہ رہے اور علیحدگی ہو گئی۔ پانچویں شادی آپ کی بریلی میں مکرم قریشی محمد یونس صاحب کی دختر منصورہ خاتون سے ہوئی۔ اس بیوی نے آپ کا آخر تک ساتھ دیا اور اسی رشتہ کی بدولت آپ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ہم زلف قرار پائے۔

اعصابی بیچینی آپ کو بیس سال سے لاحق تھی۔ آہستہ آہستہ بیماری ترقی کرتی رہی۔ پھر صورت حال یہ ہو گئی تھی کہ دائیں طرف ہاتھ ٹانگ بلکہ پورے بائیں حصہ جسم میں بے حسی اور کمزوری تھی۔ مگر بائیں حصہ جسم میں رعشہ اور تشنج تھا۔ یہ دونوں بیماریاں ایک دوسرے کی متضاد تھیں۔ اگر رعشہ کا علاج کیا جاتا تو دائیں طرف بے حسی بڑھ جاتی۔ اگر مقوی ادویہ استعمال ہوتیں تو رعشہ بڑھ جاتا۔ انہی حالات میں بیماری جسم کو تسخیر کرتی رہی اور اب آخری سالوں میں حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ بمشکل پاؤں گھسیٹ کر چلتے۔ آخری چند سالوں سے نہایت مشکل سے دو نوجوانوں کا سہارا لیکر چلتے تھے۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

ایک دلچسپ موازنہ

مابین الندوہ والربوہ

ہر چیز میں خدا کی ضیاء کا ظہور ہے ... پر پھر بھی غافلوں سے وہ دلدار دور ہے

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر مذہب میں خدا تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کا کوئی نہ کوئی تصور اور [illegible] پایا جاتا ہے۔ اگر تمام مذاہب میں سے خدا کا نام نکال دیا جائے تو کسی بھی مذہب کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ ضرب المثل ہے کہ "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ" "جو شخص کسی چیز سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ اکثر اس کا ذکر بھی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ایک عجیب تصرف ہے کہ دنیا میں جس قدر بھی کتب موجود ہیں ان سب میں سے قرآن کریم ہی وہ واحد کتاب ہے جس میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا نام استعمال ہوا ہے۔ سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے کلام میں اس کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام استعمال فرماتے تھے کہ خود مخالفین قریش مکہ کو بھی مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے"۔ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے کلام میں بھی یہی حقیقت موجزن دکھائی دیتی ہے اور رسول اکرم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام میں بھی بس اللہ ہی اللہ دکھائی دیتا ہے۔ اسی بنیاد پر ایک دلچسپ موازنہ پیش خدمت ہے۔

دو خطبات

اس وقت ہمارے سامنے ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ترجمان "تعمیر حیات" ۱۰۔ جون ۱۹۸۰ء کا شمارہ اور قادیان دار الامان سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "بدر" ۵۔ جون ۱۹۸۰ء کا شمارہ دونوں موجود ہیں تعمیر حیات کے صفحہ ۵، ۶ اور ۱۳ پر جناب مولوی سید ابو الحسن علی ندوی صاحب کا ایک خطبہ درج ہے جس کے متعلق یہ لکھا ہے کہ موصوف نے یہ تقریر جامعہ ملیہ اسلامیہ کی نو تعمیر شدہ وسیع وخوبصورت مسجد میں اساتذہ وطلبہ اور وہاں کے دانشوروں اور فضلاء کے سامنے کی تھی۔ (تعمیر حیات صفحہ ۵)

اس کے مقابل پر "بدر" کے صفحہ ۴، ۳ اور ۵ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مسجد اقصیٰ شائع ہوا ہے۔

مولوی سید ابو الحسن علی ندوی کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ موصوف مشہور عالم مذہبی ادارہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سربراہ اور عرب وعجم میں غیر احمدیوں کی سب سے بڑی علمی اور دینی شخصیت خیال کئے جاتے ہیں۔ چند ماہ قبل موصوف کو سعودی حکومت کی جانب سے فیصل ایوارڈ بھی ملا تھا۔ خاکسار کو موصوف کی اکثر تحریریں پڑھنے کا موقعہ ملا ہے مجھے شدت کے ساتھ یہ احساس ہوا کہ غیر احمدیوں کی اتنی بڑی اور چوٹی کی شخصیت ہونے کے باوجود موصوف کے کلام میں اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کا نام بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔ آج ہی مجھے خیال ہوا کہ اس کا موازنہ کرنا چاہیئے۔ موازنہ کرنے پر یہ احساس بالکل درست بلکہ توقع سے بھی کچھ زیادہ سچا ثابت ہوا ندوی صاحب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کا حوالہ اوپر دیدیا گیا ہے اعداد وشمار سے معلوم ہوا کہ جناب سید ابو الحسن علی ندوی صاحب کے اس خطبہ میں صرف دو مرتبہ اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کا نام استعمال ہوا ہے اور اس کے مقابل پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ میں یہ لفظ ۱۶۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ یہ نسبت یقیناً اہل اللہ کے لئے نہایت ایمان افروز ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پہلو سے قرآن کریم کا امتیاز قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کوئی صفحہ اس کا ذکر اللہ سے خالی نہیں دوسری کتاب میں ہرگز یہ خوبی نہیں۔ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے باوجود اس بات کے کہ قرآن مجید ایک قانون دیوانی وفوجداری ہے پھر بھی اس میں کوئی ایسا کلمہ نہیں کہ جس میں دو چار دفعہ خدا کا نام نہیں ہے۔ اوّل سے آخر تک اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے۔ اور ہر ایک کلمہ کا مرجع خدا ہے .... جس قدر نام پروردگار کا قرآن مجید میں ہے کسی کتاب میں نہیں اور بقول مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اس کلام کا خدا سے علاقہ محبت ثابت ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس تمام کلام میں اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں کہ بہت مرتبہ نام لینا اپنے پروردگار کا یہ بھی ایک بزرگی ہے اور یہ بزرگی صرف بطفیل قرآن مجید حاصل ہوتی ہے" (الحکم ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء)

اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے کہ اس موازنہ کے اعتبار سے ندوی صاحب نے قرآن مجید کی آیات کے جو ٹکڑے اپنے خطبہ میں نقل کئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی اللہ کا لفظ موجود نہیں ہے اور اس کے مقابل پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی جو آیات مذکورہ خطبہ میں پڑھی ہیں ان میں اللہ کا لفظ ضرور موجود ہے۔

اس موازنہ کے ساتھ ندوی صاحب اور ان کے ہم نوا علماء کرام سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ اے چودھویں صدی کے علماء کرام! اب چودھویں صدی بھی ختم ہو چکی ہے تمہارا مسیح کب آسمان سے آئے گا؟ وقت ختم ہو چکا ہے۔ غور کرو! سوچو! آگے قدم بڑھاؤ! ہمت کرو!! آنے والا آچکا اور اس نے فرمایا:-

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

کم از کم اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کا نام تو کثرت سے اپنی تقریروں اور تحریروں میں پیش کیا کرو کہ شاید یہی عمل تمہارے دلوں کے زنگ کو دور کر دے۔

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار
(مسیح موعودؑ)

بقیہ صفحہ (۵)

پھر بھی اس قدر جواں ہمت تھے کہ مساجد میں نمازیں پڑھنے آجایا کرتے سبزی لینے بازار آجایا کرتے۔ بعض اوقات رستہ میں گر پڑنے کے قریب ہوتے تو کوئی راہگیر انہیں سنبھال لیتا۔ ان سب تکالیف کے باوجود بشاشت اور خندہ پیشانی نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

مورخہ ۸۰/۶/۴ دوپہر دو بجے خود دونو جوانوں شاگردوں کا سہارا لیکر احمدیہ چوک میں سبزی لینے آئے اور سبزی لیکر گھر پہنچے۔ کھانا تیار ہونے پر کھانا کھایا۔ تھوڑی دیر بعد طبیعت ہائی بلڈ پریشر سے بگڑی۔ آپ کی اہلیہ نے مجھے پیغام بھیجا۔ میں خود اور چند ایک اور دوست پرسشِ احوال کے لئے پہنچے مگر ہمارا یہ بھائی ہمارا انتظار کئے بغیر اپنے عہد وفاداری کو نبھاتے ہوئے حیاتِ مستعار کو الوداع کہہ چکا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آپ کی ایک بچی جو بہار میں شادی شدہ ہیں۔ اور بیوہ محترمہ منصورہ خاتون صاحبہ یادگار ہیں۔

تصحیح

بدر تحریر ۵۔ جون ۱۹۸۰ء صفحہ اوّل کالم ۲ کی نیچے سے نویں لائن میں نیو شیفر ہرزوگ انسائیکلو پیڈیا جلد ۹ کا حوالہ صفحہ ۹۱ کی بجائے سہو کتابت کے باعث صفحہ ۱۹ لکھا گیا ہے۔

(۲) بدر تحریر ۲۶۔ جون ۱۹۸۰ء کے صفحہ ۶ پر مکرم عبد الرحیم صاحب راکھوتہ کی نظم میں آخری سے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع اس طور سے پڑھا جائے " بہرہ ور آسودہ ان سے صاحب ہر فن ہوا " (ایڈیٹر)

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

میرے والد بزرگوار محترم عبد الرحیم صاحب سندھی درویش کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور احباب کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ میرے لئے ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز مرحوم کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار:- عبد اللطیف سندھی قادیان۔

سالانہ تربیتی کلاس لندن میں پوچھے گئے بعض سوالوں کے جواب

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان

بدر مجریہ ۶ مارچ ۱۹۸۰ء کے صفحہ اوّل پر مسجد فضل لندن میں منعقدہ سالانہ تربیتی کلاس کی جو رپورٹ شائع کی گئی تھی اس میں طلباء کی جانب سے پوچھے جانے والے بعض اہم سوالوں کے جواب ہم اپنے بہت سے محترم قارئین کی خواہش پر ذیل میں درج کر رہے ہیں ــــ

ایڈیٹر

سوال نمبر ۱ خدا تعالیٰ کیا ہے اور اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ آج بھی زندہ ہے؟

جواب:۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے یہ دنیا عالم اسباب ہے جس کا مسبّب ذات باری اللہ تعالیٰ کا وجود ہے جو تمام صفات کاملہ محاورہ سے متصف اور تمام عیوب و نقائص سے منزّہ و ارفع ہستی ہے تمام عالم ارواح و اجسام اور جملہ مخلوقات پر اس کا غیر محدود علم محیط ہے وہ حی و قیوم، زمان و مکان کی قید سے آزاد قائم بذاتہٖ اور دوسروں کو محض اپنے فضل سے زندہ و قائم رکھنے والا ہے لیس کمثلہ شیئی (شوریٰ ۱۲) بے مثل و مانند ہے اور کامل ترین ہونے کے اعتبار سے اس کی جملہ صفات میں دوسرا کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے کسی کی زندگی اور موجودگی کا ثبوت اس کا دیدار گفتار اور آثار ہوا کرتے ہیں خداوند حی و قیوم ہمیشہ سے ان تینوں طریقوں سے اپنی زندگی اور موجودگی کا ثبوت دیتا چلا آیا ہے۔ ہر قلب صافی اور ہر مضطرب انسان چاہے وہ کسی بھی طبقہ، مذہب، رنگ و نسل اور خطہ سے وابستہ ہو اس برتر و بالا ہستی کی طرف رجوع کرنے سے دیدار گفتار اور آثار سے بقدر استعداد ذاتی حصہ پا سکتا ہے ــــ ابتدائے دنیا سے لے کر آج تک مبعوث ہونے والے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں نے مختلف خطوں مختلف زمانوں اور مختلف زبانوں میں اس کی زندگی کی گواہی دی ہے اور اس زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ان تینوں طریقوں سے اپنی زندگی کا ثبوت "انا الموجود" کہہ کر دیا ہے اور آج بھی جماعت احمدیہ میں ہزاروں افراد خدا تعالیٰ کی زندگی اور موجودگی کے زندہ گواہ ہیں جن سے وہ بذریعہ رؤیا و کشوف اور وحی و الہام گفتگو کرتا ہے ہے

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(مسیح موعود علیہ السلام)

سوال نمبر ۲ انسان کی پیدائش کی کیا غرض ہے؟

جواب:۔ جس طرح سارا عالم کبیر دو مثبت (Positive) اور منفی (Negative) جوڑوں کے فطری تقاضے کے تحت ایک بلند و برتر ہستی کی تلاش میں متحرک و سرگرداں ہے بعینہٖ عالم صغیر یعنی انسان بھی اس فطرتی تقاضہ کے باعث ایک برتر و محبوب حقیقی کی جستجو میں بے قرار ہے وہ محبوب حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہے کیونکہ ان الیٰ ربک المنتھیٰ (النجم ۴۳) انسان اور دیگر مخلوقات کی پیدائش کا منتہیٰ و مقصود لقاء الٰہی اور وصال الٰہی ہے جسے قرآن حکیم نے وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (الذٰریٰت ۵۷) میں مقام عبودیت کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ عبد و معبود کا یہ رشتہ نہایت ہی نازک ہے جس کی تفصیل فکان قاب قوسین او ادنیٰ (النجم ۱۰) میں بیان فرمائی گئی ہے کہ پیدائش انسانی کی اصل غرض ذرہ بشریت کا دریائے الوہیت میں گم ہو جانا ہے "مقام عبودیت" حاصل کر لینے پر پہلے ایک عبد صبغۃ اللہ کا مظہر بنتا ہے اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے ہم رنگ ہوتے ہوئے اس جیسا بننے کی کوشش کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳:۔ انسان کے علاوہ دیگر آسمانی اور زمینی مخلوقات کی پیدائش کا کیا مقصد ہے۔

جواب:۔ انسان کی پیدائش کا عظیم الشان مقصد اس کا خدا تعالیٰ کا ہو جانا ہے اس نہایت ہی اعلیٰ مقصد کی تکمیل تام کے لئے کائنات اور تمام مخلوقات عالم کی پیدائش ظہور میں آئی ہے خلق لکم ما فی الارض جمیعًا (البقرہ ۳۰) ملائکہ اور دیگر ارواح سماوی براہ راست انسان کی روحانیت کی تکمیل میں اثر انداز ہیں اور دیگر آسمانی مخلوق اور پورا نظام شمسی اپنی اپنی تاثیرات مخلوقات ارضی و سماوی پر ڈالنے کے لئے مسخر ہے لہٰذا انسانی جسم کا جزو بننے والی سبزیات و حیوانات غرضیکہ جملہ لوازمات زندگی میں کائنات عالم کی جملہ اشیاء کی تاثیرات اور ان کے ترقی یافتہ جوہر موجود ہیں اور پھر یہ جوہر جسم انسانی کے اجزاء اور نتیجۃً روح میں شامل ہیں پس جب انسان لقاء الٰہی کا مقام حاصل کرے گا تو لامحالہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے ہر غیر انسانی مخلوق ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے کمال عروج کو پہنچ کر انسان کے ساتھ ہی لقاء الٰہی کا بلند مرتبہ حاصل کرے گی دنیا کا یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا چلا جائے گا جب تک کہ ہر ذرہ روح کے ساتھ مل کر خدا تعالیٰ کے دربار میں نہ پہنچ جائے۔

سوال نمبر ۴:۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو ہمارے اگلے پچھلے اعمال کا علم ہے اس لئے کیا ہم اپنے اعمال میں مجبور محض نہیں؟

جواب:۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے ھدینٰہ النجدین (البلد ۱۱) اسے نیکی و بدی کا شعور عطا فرمایا ہے۔ اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر (حٰم سجدہ ۴۱) انسان نیک اور برے اعمال و افعال میں مجبور نہیں بلکہ بالکل آزاد اور خود مختار ہے اسے عقل و فراست اور قوت ممیزہ کے علاوہ طاقت دی گئی ہے کہ وہ نیک اور بد دونوں قسم کے افعال کرنے پر قادر ہے۔ جس قسم کا فعل کسی شخص نے کرنا ہوتا ہے بے شک اس کا علم خدا تعالیٰ کو پہلے سے ہوتا ہے لیکن یہ علم اس لئے نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کا علم اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے بلکہ ایک شخص نے چونکہ ایک فعل کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ اس کے علم میں ہوتا ہے۔ جیسے حکماء کا تجرباتی علم ہے کہ اگر ایک شخص زہر کھائے گا تو ہلاک ہو جائے گا مگر حکماء کا یہ علم کسی کو زہر کھانے پر مجبور نہیں کرتا۔

خدا تعالیٰ افعال کے نتائج مرتب کرتا اور جزا و سزا کا مالک ہے اس کا انسان کے اگلے پچھلے اعمال سے آگاہ ہونا کمال درجہ کی شفقت ہے کہ انسان افعال کا آخری فیصلہ کرتے وقت سمجھے کہ اس دل کا ایک عالم الغیب ہستی کو پہلے سے علم ہے لہٰذا وہ ہمیشہ نیک افعال بجا لائے۔ اور برے اعمال میں کبھی دلیر نہ ہو

سوال نمبر ۵ شیطان کی پیدائش کی کیا غرض ہے کیا اس کا وجود انسان کے لئے گناہ کا موجب نہیں؟

جواب:۔ قرآن مجید میں اصولاً بتایا گیا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون (عنکبوت ۳) لوگوں کو صرف ان کے زبانی دعویٰ ایمان پر انعامات کا مستحق نہیں قرار دیا جا سکتا جب تک کہ ان کی قوت ایمانی کا پورا پورا عملی طور پر امتحان نہ لیا جائے مذہبی دنیا میں یہ امتحان و آزمائش بذریعہ شیطان ہوا کرتی ہے شیطان از روئے قرآن ملائکہ کے بالمقابل بدی کے محرکہ وجود کا نام ہے اور ایسی ارواح خبیثہ اور لوگ جو بدی کے محرک، مُمِد، راہبر اور نیکیوں کی تحریک کا مقابلہ کرتے اور انسانوں کو ورغلاتے ہیں شیطان کہلانے کے مستحق ہیں۔

اگر شیطان کا وجود یا تصور یعنی امتحان و آزمائش نہ ہوتی تو تمام لوگ یہاں تک کہ تمام حیوانات بھی انعامات پانے میں یکساں درجہ پر ہوتے کسی کو کسی دوسرے پر ترجیح فوقیت اور فضیلت نہ دی جا سکتی پر انسان کے اشرف المخلوقات ہونے اور مومنوں کے السابقون المقربون (الواقعہ ۱۱،۱۲) ہونے کے خلاف ہوتا انسان کو نیکی و بدی کی تمیز اور شعور دے کر اس کے اختیار کرنے یا نہ کرنے کی طاقت دی گئی۔ اسی طرح شیطان کے بارے میں بھی پہلے سے تفصیل بتا دی گئی ہے پس انسان کے لئے لازمی ہے کہ اس وسوسہ انداز اور ورغلانے والی opposition ہستی سے محتاط رہے اور اپنی جملہ صلاحیتیں محتاط رنگ میں تعمیر حیات کے لئے صرف کر کے لقاء الٰہی اور قرب الٰہی کا مقام حاصل کرے۔

سوال نمبر ۶:۔ جُوا۔ سود۔ بیمہ۔ شراب اور سؤر کی ممانعت میں کیا حکمت ہے؟

جواب:۔ اسلام ساری دنیا کو ایک پرسکون اور صالح معاشرہ بنانا چاہتا ہے اسی کے مدنظر اس نے شراب، سؤر، جوا وغیرہ کے استعمال کی ممانعت کی ہے کیونکہ انسانی جسم کی نشوونما اور بالیدگی میں بہت کچھ انحصار خوراک پر ہے۔ جسم کا روح پر اور روح کا جسم پر گہرا اثر پڑتا ہے شراب کے استعمال سے شجاعت کی بجائے تہوّر پیدا ہو جاتا ہے شرابی میں انجام سے بے پرواہ ہو کر مرنے مارنے اور اپنی جان گنوانے کا جنون سا پیدا ہو جاتا ہے ــــ سؤر کا استعمال انسانی جسم میں مادہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

دارالھجرت ربوہ میں تمغہ جات کی تقسیم

بقیہ صفحہ اوّل

ما لم تکونوا تعلمون" لکھا ہوگا۔ [illegible] درج ہوگی۔ تمغوں کے ساتھ ایک ربن ہوگا جس کا رنگ سیاہ اور سفید ہوگا یہ رنگ اس لئے طے کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی رنگ ساری زندگی استعمال کئے تھے۔

دوسرا فیصلہ حضور نے یہ فرمایا کہ تقسیم تمغہ جات کی آئندہ تقریب اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقع پر ہوگی اور اس میں ۵۰ طالب علم شامل ہوں گے جن کے نتائج کا اعلان آج کے بعد اور اجتماع سے پہلے ہوگا اس قسم کی تیسری تقریب جلسہ سالانہ پر ہوگی جس میں اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے بعد سے ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۰ء تک نتائج کا اعلان ہونے والے طلباء شامل ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی طالب علم جس کا نتیجہ اجتماع سے پہلے نکل آیا ہے یا لاکی سے اطلاع نہ کرے اور جلسہ سالانہ کی تقریب میں شامل ہونا چاہیے تو اسے اس وقت تمغہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ اس سے میں یہ کہوں گا کہ احمدی بچے چالاکی نہیں کیا کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ بی اے / بی ایس سی آنرز میں چونکہ طلباء بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے آنرز کے اسی اوّل دوم سوم آنے والے طالب علم کو انعام ملے گا جس کے نمبروں کی شرح بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں پوزیشنیں حاصل کرنے والے سے زیادہ ہو حضور نے غیر اہم مضامین کے بارے میں فرمایا کہ ان میں سے اوّل آنے والے کو انعام ملے گا۔ دوسری یا تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے کو انعامات دئے جانے کے بارہ میں غور کیا جا رہا ہے اسی طرح سے ایسے مضامین جو کم اہم ہیں ان کا اعلان بھی بعد میں کر دیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے خود ان ذہین احمدی طالب علموں کے ناموں کا اعلان فرمایا۔ جنہوں نے بورڈ یا یونیورسٹی میں اس سال اوّل۔ دوم یا سوم پوزیشنیں حاصل کی تھیں حضور نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں یہ خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ اب یہ جماعت کی ذمہ داری ہے کہ اس کے ذہین بچے آگے ترقی کریں اور کھیل کود اور لغو باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اور بنی نوع انسان اور خدا کے دین کے لئے کام کرنے والے بنیں۔ اس تقریب کا سب سے جذباتی اور ایمان افروز لمحہ وہ تھا جبکہ حضور انعامات حاصل کرنے والے ذہین احمدی طلباء کو سینے سے لگا کر انہیں معانقہ کا شرف عطا فرما رہے تھے اور زیر لب دعائیں کر رہے تھے۔ یقیناً ان ذہین طلباء کی قسمت پر ان کی آنے والی نسلیں فخر کیا کریں گی جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سینے سے لگا کر دعائیں دیں۔ چنانچہ اس موقع پر جن خوش نصیب احمدی طلباء کو حضور نے اپنے دستِ مبارک سے تمغہ جات مرحمت فرمائے ان کے نام ترتیب وار یہ ہیں:۔

(۱) آفتاب احمد اوکاڑہ ملتان بورڈ کے ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان میں اوّل رہے۔

(۲) نعیم الحق خان کراچی۔ کراچی یونیورسٹی میں ایم اے سائیکالوجی میں اوّل رہے

(۳) محمد شفیق احمد دارالعلوم غربی ربوہ جام شورو یونیورسٹی میں ایم اے پولیٹکل سائنس کے امتحان میں اوّل رہے۔

(۴) عبدالستار مبشر۔ سندھ یونیورسٹی کے بی۔ ایس۔ سی آنرز کیمسٹری کے امتحان میں اوّل رہے۔

علاوہ ازیں چونکہ مندرجہ ذیل طلباء کے طلائی تمغہ جات تیار نہ تھے اس لئے اس موقع پر انہیں تمغہ جات نہیں دئے جا سکے تاہم ان کو حضور نے شرفِ مصافحہ و معانقہ بخشا اور تفسیر صغیر کی جلدیں مرحمت فرمائیں ان طلباء کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ساجد سلطان کراچی یونیورسٹی میں ایم ایس۔ سی زوالوجی کے امتحان میں دوم رہے۔

(۲) بشارت احمد کراچی یونیورسٹی ایم اے تاریخ اسلام کے امتحان میں سوم رہے

(۳) عبدالقادر مبشر بھٹی (ان کے امتیاز کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی) اسی طرح ایک احمدی طالبہ قدسیہ ناہید سلمہا کا نام بھی انعامی فہرست میں شامل تھا انہوں نے ایم۔ ایس۔ سی میں پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ مگر ان کے نتیجہ کا اعلان ۱۹۷۹ء میں ہوا تھا اس لئے وہ تمغہ کی مستحق نہ قرار پا سکیں

جب نعیم الحق خان کراچی کا نام پکارا گیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ قادیان کے نزدیک فیض اللہ چک کے مہاجر ہیں۔ دیکھو یہ لٹے پٹے یہاں آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی برکات سے ان کو نواز دیا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ اس قسم کا پہلا اجتماع ہے ابھی تمغے حاصل کرنے والے طلباء بہت کم ہیں مگر انشاء اللہ بہت اور آگے آئیں گے حضور نے فرمایا کہ جب ہم پڑھا کرتے تھے تو ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ ہمارا امتحان کب ہوگا اور نتیجہ کب نکلے گا مگر اب کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کب امتحان دے گا اور کب اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب زمانہ بدل گیا ہے۔

امتحانوں میں تاخیر کی وجہ سے طلباء کے قیمتی سال ضائع ہونے پر حضور نے افسوس کا اظہار فرمایا کہ نوجوان بچوں کی عمر ضائع ہو رہی ہے حضور نے فرمایا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نوجوان نسل پر رحم کرے اور ان کے اوقات کو ضائع ہونے سے بچانے کے انتظامات ہونے کے سامان پیدا کرے آمین۔

یہ تقریب رات نو بج کر چار منٹ پر ختم ہوئی اور حضور نے دعا کروانے کے بعد خطاب کر کے احباب کو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" فرمایا اور واپس تشریف لے گئے۔ تقریب کے ختم ہوتے ہی نہایت جذباتی اور ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا جبکہ احباب انعام لینے والے ذہین طلباء پر ٹوٹ پڑے ہر کسی کی خواہش تھی کہ ان سے مصافحہ کیا جائے اور اس سینے سے معانقہ کیا جائے جس سے حضور ایدہ اللہ کا سینہ مس ہوا ہے۔ انعام لینے والے طلباء کی معانقہ کر کر کے پسلیاں دکھنے لگیں آخر مائیک پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی آواز گونجی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز عشاء پڑھانے کیلئے تشریف لا رہے ہیں احباب صفیں باندھ لیں تب کہیں جا کر مصافحوں اور معانقوں کا یہ سلسلہ ختم ہوا۔

ایمان کی علامت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مومن کے ایمان کی علامت کے طور پر فرمایا کہ:۔

"مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آجائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

"پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"۔

(کتاب تاریخ ہزاری مجاہدین صفحہ ۲)

پس احباب جماعت تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ لیں اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جو اس ثواب سے حصہ لینے سے محروم ہو اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس

اس سال جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس ۲۳ و ۲۴ر ظہور / اگست ۱۹۸۰ء بروز سنیچر اتوار سرینگر میں منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ کانفرنس علی الحساب جلد جمع کر کے مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال سرینگر کو بھجوائیں۔

المشتہر

محمد حمید کوثر انچارج مبلغ صوبہ کشمیر

AHMADIYYA MASJID NEAR I.G.P OFFICE

SRINAGAR 190009 (KASHMIR)

ولادت!

برادرم مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء فاضل مبلغ بنگلور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ر جون بروز جمعہ بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام "فوزیہ طاہرہ" تجویز کیا گیا ہے زچہ بچہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے اس خوشی میں موصوف نے مختلف مدات میں پندرہ روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ پونچھ

جماعتوں کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

(۱) حیدرآباد میں ہفتۂ تبلیغ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے آندھرا پردیش کے علاقہ میں تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ غیر از جماعت تعلیمیافتہ دوستوں کو دار التبلیغ آنے اور تبادلہ خیالات کے ذریعہ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے ——— غیر از جماعت افراد کے نام جن میں بیشتر علماء ہیں، احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد کی طرف سے ۲۵ ماہانہ اخبار بدر جاری کروائے گئے۔ یہ ایک خاموش تبلیغ ہے جس کے نتائج بفضلہ تعالیٰ مفید نکل رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کے لئے ہفتہ تبلیغ منانے کا فیصلہ کیا۔ اور مورخہ ۸ رجون تا ۱۵ رجون بروزانہ پانچ بجے شام احمدیہ جوبلی ہال میں علمی مذاکرہ کے عنوان سے ایک پروگرام ترتیب دیا گیا۔ اور مختلف اخبارات میں اشتہارات شائع کروا کے محققین کو عام دعوت دی گئی ——— چنانچہ روزنامہ منصف کے ایڈیٹر جناب محمود انصاری صاحب نے " احمدیہ مسلم مشن کا اسلامی تعلیمات سے متعلق تحقیقی پروگرام " کے عنوان سے اس پروگرام کی تفصیلی خبر شائع کی۔ نیز جماعت اسلامی کے روزانہ اخبار " رہنمائے دکن " نے بھی اس علمی مذاکرہ کی جلی حروف میں خبر شائع کی۔ اس کے علاوہ خطوط کے ذریعہ بھی مختلف انجمنوں کو تبادلہ خیالات کے لئے متوجہ کیا گیا نیز بعض علماء کے گھروں تک پہنچ کر بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور انہیں مزید تحقیق کے لئے دار التبلیغ آنے کی دعوت دی گئی ——— چنانچہ اس ہفتہ کے دوران مختلف مکتب فکر کے لوگ مشن ہاؤس تشریف لائے جن تک احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ خاص طور پر ڈاکٹر بہاء الدین صاحب۔ رئیس الدین صاحب اور نوجوان علماء میں سے مولوی احمد عبد اللہ طاہر صاحب اور مولوی محمد عبد الرؤف صاحب قابل ذکر ہیں۔ جن سے تین تین گھنٹے تبادلہ خیال ہوا۔ اور ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ اور لٹریچر دیا گیا۔

علمی مذاکرہ کے پروگرام میں معاونت فرمانے والے احباب جماعت میں سے محترم بشیر الدین الہ دین صاحب۔ محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب۔ محترم معین الدین صاحب صدر جماعت محبوب نگر محترم شیخ محمود احمد صاحب ظہیر آبادی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مورخہ ۸ رجون کو دس بجے صبح صداقت اسلام کے عنوان سے خاکسار کے علاوہ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے بھی خطاب فرمایا۔ نیز اسی ہفتہ کے دوران مکہ مسجد میں جلسہ معراج النبی[ؐ] کے موقع پر رات دس بجے خدام نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

اخبارات میں تشہیر کرنے اور دار التبلیغ تشریف لاکر تحقیق کرنے والے غیر از جماعت افراد کی تواضع کا انتظام محترمہ صداقت بیگم صاحبہ بیوہ محترم مسیح الدین صاحب مرحوم نے کیا فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین ؛

خاکسار : حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

(۲) موسی بنی (بہار) میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۵ رجون کو جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز کے زیر اہتمام موسی بنی نمبر ۱ کے انسرون کی کالونی میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کو اس جلسہ میں شرکت اور خطاب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہر دو صاحبان وقت سے پہلے موسی بنی پہنچ گئے۔ شام ۷ بجے جناب آر۔ سی۔ داس صاحب ہیڈ ماسٹر کیپر موسی بنی مائنز کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم مسعود احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد خاکسار نے " موعود اقوام عالم " کے موضوع پر اور پھر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے بنگلہ زبان میں " ایکو دھرم ہو گئے بو گئے " کے عنوان پر تقریر کی۔ جو غیر مسلم تعلیمیافتہ طبقہ میں پسند کی گئی۔ رات دس بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ کافی تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ؛

خاکسار : شمس الحق خان۔ معلم وقف جدید مقیم موسی بنی مائنز بہار

(۳) جماعت احمدیہ مونگھیر میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۳۱ رمئی کو مونگھیر کے محلہ دھوان سائی میں مکرم عبد الحلیم خان صاحب سیکرٹری امور عامہ کے مکان پر مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید نعیم الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز عبد الحکیم خان کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آپؑ کے اخلاق فاضلہ اور تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے انبیاء کرام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ صحابہ کرام کی زندگیوں میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب کا نقشہ کھینچا۔ اور حاضرین کو اس پاکیزہ نمونہ کو اختیار کرنے کی تلقین کی۔ بعدہ مکرم سید رشید احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے ایک اہم تربیتی تقریر کی۔ آخر میں مکرم عبد الحلیم خان صاحب نے ایک نو احمدی دوست کی لکھی ہوئی نظم پڑھی ——— اس جلسے میں بعض زیر تبلیغ غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر لے کر گئے۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم عبد الجبار خان صاحب ابن مکرم عبد الحلیم خان صاحب نے حاضرین کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار : سید انوار الدین احمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ مونگھیر

(۴) آکسفورڈ یونیورسٹی کے مہمان محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندرآباد کی لندن کو روانگی اور دعائیہ تقریب

محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی کو آکسفورڈ یونیورسٹی نے تین ماہ کے لئے مدعو کیا ہے۔ پروگرام کے مطابق موصوف ۲۲ رجون ۱۹۸۰ء کو سکندرآباد سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوئے۔ واللہ خیر حافظاً۔

محترم حافظ صاحب کی روانگی سے ایک دن قبل مورخہ ۲۱ رجون کو الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ محترم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا دعائیہ منظوم کلام جس کا مصرع " جانے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر " خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا ——— بعدہ محترم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی ناظم اعلیٰ انصار اللہ نے محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور آپ کے والد محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب کی گل پوشی کی۔ بعد ازاں خاکسار نے اس جلسہ کی غرض و غایت پر چند کلمات کہے۔ اس کے بعد محترم حافظ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ایسے وقت میں میرے لئے لندن جانے کا انتظام فرمایا جبکہ ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی وہیں قیام فرما ہوں گے انشاء اللہ پھر موصوف نے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے غیب سے لندن جانے کا انتظام فرمایا اور آخر تمام احباب جماعت اس سفر کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کی۔ بعدہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے اپنی لمبی بیماری سے صحت یاب ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے محترم حافظ صاحب کو آکسفورڈ یونیورسٹی کی دعوت پر لندن تشریف لے جانے پر مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے مسیح اور آپؑ کے خلفائے عظام کی بشارات کے مطابق اللہ تعالیٰ آپ کو وہ علم و معرفت عطا فرمائے جس سے آپ مادی دنیا کے پرستاروں کو خدا کی طرف مائل کر سکیں اور وہ آپ کے نیک نمونہ کو دیکھ کر احمدیت کی طرف راغب ہوں آخر میں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ خاکسار : بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت سکندرآباد

(۵) کیرنگ کے قریب خوفناک آتش زنی اور خدمت خلق کا بہترین مظاہرہ

کیرنگ سے ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہندو بستی " کونڈھیلو " میں مورخہ ۲۰ رمئی کو عین دوپہر کے وقت خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ شدید گرمی اور دھوپ کے باعث لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے۔ جوں ہی اس حادثہ کی اطلاع ملی ——— جماعت احمدیہ کیرنگ کے خدام، اطفال اور انصار کثیر تعداد میں جائے واردات پر پہنچ گئے۔ اور آگ کو بجھانے میں مصروف ہو گئے۔ تیز آندھی نے آگ کے شعلوں کو مزید بھڑکا دیا جس کی وجہ سے آگ پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔ لیکن خدام احمدیت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حوصلہ اور ہمت سے آگ بجھانے کی بھرپور کوشش کی اور بفضلہ تعالیٰ تھوڑی دیر میں آگ پر قابو پالیا فالحمد للہ کچھ دیر بعد آگ بجھانے والی سرکاری گاڑی پہنچی۔ ہمارے خدام نے سرکاری عملہ کے ساتھ بھی پورا پورا تعاون کیا اور مکمل طور پر آگ بجھا دی گئی۔ اس حادثہ میں کم از کم تین لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ اسی رات جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے مصیبت زدگان کے لئے خورد و نوش کا انتظام کیا گیا۔ اگلے دن ملبہ وغیرہ اٹھانے میں بھی تعاون دیا گیا۔ عوام اور سرکاری حکام نے خدمت خلق کے اس مظاہرہ پر جماعت کی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ ان خدمات کو قبول فرمائے آمین۔ خاکسار ... نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ (بقیہ قسط)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران ... برائے سالہا یکم مئی ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ... خدمت سلسلہ عالیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۳۵۔ قادیان

جنرل سیکرٹری ...... مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل
سیکرٹری امور عامہ ...... " چوہدری عبدالسلام صاحب
" مال ...... " چوہدری محمد احمد صاحب
" تحریک جدید ...... " مولوی جلال الدین صاحب قمر
" تعلیم ...... " مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد
" وقف جدید ...... " مولوی منیر احمد صاحب خادم
" تبلیغ و تربیت ...... " مولوی محمد شریف صاحب انور
صدر مجلس موصیان ...... " مولوی محمد انعام صاحب غوری
آڈیٹر ...... " مولوی بشیر احمد صاحب طاہر
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ ... مکرم سیٹھ محمد عبدالغنی صاحب
" تربیت ...... " عبدالکریم صاحب
" وقف جدید ...... " عبدالحفیظ صاحب
" ضیافت ...... " محی الدین صاحب
صدر مجلس موصیان ...... " سراج احمد صاحب
آڈیٹر ...... " سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب

۳۶۔ حیدرآباد

جنرل سیکرٹری ...... مکرم سید جہانگیر علی صاحب
سیکرٹری مال ...... " محمد احمد صاحب غوری
" تعلیم و تربیت ...... " محمد شمس الدین صاحب
" تعلیم ...... " محمد عبدالقیوم صاحب
" امور عامہ و خارجہ ...... " سید عبدالحق صاحب (مشروط)
" تحریک جدید ...... " محمد عبدالباسط صاحب (مشروط)
" جائیداد ...... " یوسف حسین صاحب (مشروط)
" وقف جدید ...... " عبدالرؤف صاحب
صدر مجلس موصیان ...... " محمد صادق صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... " ارشاد حسین صاحب
آڈیٹر ...... " غلام حیدر خان صاحب
قاضی ...... " محمد عبداللہ صاحب ...
سیکرٹری ضیافت ...... " محمد احمد صاحب

۳۷۔ سکندرآباد

صدر ...... مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
سیکرٹری مال ...... " یوسف احمد الہ دین صاحب
" جوبلی فنڈ ...... " محمد حنیف صاحب
" تعلیم و ضیافت ...... " بہر دین صاحب
" تبلیغ و تربیت و قضا ...... " بشیر الدین الہ دین صاحب
" امور عامہ، تحریک جدید و وقف جدید
مکرم لطف اللہ صاحب (مشروط)
صدر مجلس موصیان ... مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب

۳۸۔ چنتہ کنٹہ

صدر ...... مکرم سیٹھ محمد حسین الدین صاحب
نائب صدر و قضا ...... " سیٹھ محمد ... صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ... مولوی ...
" تعلیم ...... مولوی ... احمد صاحب خادم
سیکرٹری مال ...... مکرم محمد ... صاحب
" ...

۳۹۔ جڑچرلہ

صدر ...... مکرم محمد ابراہیم خان صاحب
سیکرٹری مال ...... " میر محمد ... صاحب (مشروط)
" تعلیم و تربیت ...... " محمد ابراہیم خان صاحب
" امور عامہ ...... " محمد صادق صاحب

۴۰۔ رشی نگر

صدر ...... مکرم عبدالشکور صاحب
سیکرٹری مال ...... " دوست محمد ... صاحب
" تبلیغ ...... " عبدالاحد ... صاحب ایم ...
" تعلیم و تربیت ...... " عبد ... صاحب
" تحریک جدید ...... " عبد ... صاحب
" وقف جدید ...... " دوست محمد ... صاحب

۴۱۔ برنشو ... بنگال

صدر ...... مکرم محمد اسحاق صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... " ... علی صاحب
" مال ...... " شہادت حسین صاحب
" تربیت ...... " شہود عالم صاحب
" ضیافت ...... " محمد حبیب الرحمن صاحب
" رشتہ ناطہ ...... " ... صاحب

۴۲۔ ابراہیم پور

صدر ...... مکرم خوندکار اسلام الحق صاحب
نائب صدر ...... " ابوالقاسم صاحب
سیکرٹری مال ...... " فضل احمد صاحب
" تعلیم و تربیت ...... " ... جلال الدین صاحب
" تبلیغ ...... " محمد یعقوب حسین صاحب
" تحریک جدید ...... " عبدالرحمن صاحب ...
" وقف جدید ...... " آزاد حسین صاحب
" ضیافت ...... " حسام الدین صاحب

۴۳۔ امروہہ۔ یو۔پی

صدر ...... مکرم عبدالر... صاحب
سیکرٹری مال ...... " ... صاحب
" تبلیغ ...... " مبارک احمد صاحب

۴۴۔ ... یوپی

صدر ...... مکرم منشی ... الدین صاحب (مشروط)
نائب صدر و سیکرٹری مال ... " منشی ... صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... " ریاض احمد صاحب

۴۵۔ بمبئی

صدر ...... مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے
سیکرٹری مال ...... " ... سلیمان صاحب بی۔ اے
نائب صدر ...... " ... حسن صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ... " یوسف علی صاحب عرفانی (مشروط)
" امور عامہ ...... " سید عنایت اللہ صاحب
" تبلیغ ...... " ڈی۔ عبدالرحیم صاحب
" ضیافت ...... " عبدالغفور صاحب ...
آڈیٹر ...... " بشیر محمد خان صاحب
امام الصلوٰۃ ...... " عبدالباری صاحب

۴۶۔ ایرا پورم

صدر ...... مکرم ایم۔ اے۔ ... صاحب
سیکرٹری مال ...... " ابراہیم صاحب
" تعلیم و تربیت ...... " ابراہیم صاحب
" تبلیغ ...... " محمد فرید صاحب

۴۷۔ پینگاڈی (کیرلہ)

صدر ...... مکرم ... ابراہیم صاحب
سیکرٹری مال ...... " جمعہ خان صاحب
" ضیافت ...... " ... صاحب
" امور عامہ ...... " جمعہ ... صاحب
" تبلیغ ...... " ... صاحب
" تعلیم ...... " عبدالرحمن ... صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید ... " عبدالرحمن ... صاحب
امین ...... " ... ستار صاحب

۴۸۔ کینانور

صدر ...... مکرم ... حامد صاحب
نائب صدر ...... " حاجی وی۔ کے۔ محمود صاحب
سیکرٹری مال و امور عامہ ... " کے۔ پی۔ محمد صالح صاحب
" تبلیغ و تربیت ...... " ... طاہر احمد صاحب
" تعلیم ...... " ... ابراہیم صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید ... " ای۔ رشید احمد صاحب
" جائیداد ...... " کے۔ پی۔ محمد صالح صاحب
" ضیافت ...... " ایم۔ محمود صاحب
" جوبلی فنڈ ...... " کے۔ پی۔ محی الدین ... صاحب
آڈیٹر ...... " ... ابراہیم صاحب
امام الصلوٰۃ ...... " حاجی ... محمود صاحب

۴۹۔ اٹارسی

صدر و سیکرٹری مال ... مکرم عبدالباری صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... " ... حسین صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... " ... ابراہیم صاحب (مشروط)
سیکرٹری ضیافت ...... " عبدالباری صاحب

۵۰۔ ...

صدر و سیکرٹری مال ... مکرم عبدالشکور صاحب ...
سیکرٹری تبلیغ ...... " ... محمد صاحب

۵۱۔ اودے پور

صدر و سیکرٹری مال ... مکرم دلدار علی صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... " ... خان صاحب
" امور عامہ ...... " ... صاحب
" ضیافت ...... " گلاب خان صاحب

۵۲۔ مدراس

صدر ...... مکرم محی الدین صاحب علی
نائب صدر ...... " پی۔ پی۔ نورالدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... " حسن محمد صاحب جعفری
" امور عامہ ...... " ایم خلیل احمد صاحب
" مال ...... " ... ابراہیم صاحب
" ضیافت ...... " محمد احمد اللہ صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید ... " محمد ... صاحب
آڈیٹر ...... " ایس۔ او۔ ... محمود صاحب
قاضی ...... " شیخ محمد رفیق صاحب

۵۳۔ ناصر آباد (کشمیر)

صدر ...... مکرم مبارک احمد صاحب ظفر
جنرل سیکرٹری ...... " مبارک احمد صاحب عابد
سیکرٹری مال و امور عامہ ... " غلام نبی صاحب نذر
" تبلیغ و تربیت ... " عبدالمنان صاحب ...
" تعلیم ...... " عبدالغنی صاحب بٹ
" جائیداد ...... " غلام محمد صاحب کمانی
" ضیافت ...... " غلام محمد صاحب بٹ
امین ...... " عبدالغنی صاحب ...
قاضی ...... " ماسٹر غلام نبی صاحب ...
آڈیٹر ...... " مبارک احمد صاحب ظفر
امام الصلوٰۃ ...... " ... صاحب ...

۵۴۔ جموں ...

صدر و سیکرٹری مال ... مکرم ... محمد یوسف صاحب
(نامزد)

۵۵۔ تیماپور

صدر و سیکرٹری مال ... مکرم محمود احمد صاحب ...
(نامزد)

۵۶۔ سورب

صدر ...... مکرم ایم ... صاحب
سیکرٹری مال ...... " ... صاحب

۵۷۔ ہبلی

صدر ...... مکرم حضرت صاحب ...
سیکرٹری مال ...... " بشیر احمد صاحب
" ... نامزد

درخواستہائے دعا

○— خاکسار بعض شرپسند عناصر کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہے ان پریشانیوں کے ازالہ اور ہر قسم کے ابتلاء سے محفوظ رہنے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار مبارک احمد عابد ناصر آباد

○— میری ہمشیرہ پیٹ کے ایک پرانے مرض میں مبتلاء ہیں ڈاکٹری مشورہ کے باوجود انتہائی جسمانی کمزوری کے باعث آپریشن ممکن نہیں نیز والدہ محترمہ کی طبیعت بھی اکثر خراب رہتی ہے ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: انوار الدین احمد سونگھڑہ

○— میرے بھانجے عزیز عثمان خان سلمہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ والدین بعض خانگی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ نیز میری تائی محترمہ پیرا بی بی صاحبہ بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا رہ کر کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ عزیز کی کامیابی۔ والدین کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز تائی محترمہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعاؤں کا محتاج ہوں۔ خاکسار: عبدالحق کارکن وقف جدید قادیان

○— خاکسار کے والد محترم محمد صادق علی صاحب آف سورو (اڑیسہ) کو اچانک طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے ان کی کامل صحت و شفایابی اور کاروبار میں ترقی نیز بہنوں و بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد ابوصالح متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

○— مکرم محمد یونس صاحب احمدی کی ہمشیرہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بعارضہ دمہ بیمار اور تنگدستی سے دوچار ہیں موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد شمس الدین صدر جماعت بھدرک

○— مکرم شاہد احمد صاحب سہگل ابن مکرم بخش الٰہی صاحب سہگل کلکتہ کے گردے کا پہلی مرتبہ اپریشن کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ آپریشن کیا گیا ہے۔ خود مکرم بخش الٰہی صاحب سہگل بھی اکثر بیمار رہتے ہیں ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار: عصمت بیگم بنت غلام حسین صاحب درویش

○— میرے بھائی مکرم محمد حسین صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: غلام حسین درویش قادیان

○— میرے بھائی مکرم عبدالقیوم صاحب آف حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے چھ بچیوں کے بعد پہلا لڑکا اور بڑے بھائی مکرم عبدالحی صاحب کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے نیز میری بھتیجی عزیزہ نصیرہ ساجدہ بفضلہ تعالیٰ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہے۔ بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۷/- روپے ادا کرتے ہوئے نومولودان کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور نیک صالح و خادم دین بننے نیز عزیزہ بچی کی کامیابی کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی ملتجی ہوں۔

خاکسار: بشیرہ بیگم اہلیہ مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی قادیان

○— ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم ہدایت اللہ خان صاحب آف کھجوریہ بارہ نیالی تین چار ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں معائنہ کرانے پر کینسر کا لاعلاج مرض تشخیص ہوا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے اب صرف تو انی مطلق خدا پر توکل ہے بزرگان و احباب سے موصوف کی معجزانہ شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے خاکسار: خلیل الدین احمد خان نیالی (اڑیسہ)

○— اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احباب کی دعاؤں کے طفیل میرے بیٹے عزیز غلام فہیم الدین سلمہ کو میٹرک میں اور دوسرے بیٹے عزیز غلام رحیم الدین سلمہ کو ساتویں جماعت کے بورڈ کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے مبلغ ۶/- روپے مدا مانت بدر میں ادا کرتے ہوئے عزیزان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کا ملتجی ہوں۔ خاکسار: غلام رؤف الدین حیدر آباد

○— ہمارے نومبائع احمدی دوست مکرم سید علی صاحب بعارضہ کمر درد عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں موصوف کی صحت و شفایابی کے لئے نیز میرے بیٹے عزیز فضل منعم سلمہ کے کاروبار میں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ

○— خاکسار کی اہلیہ اکثر بیمار اور پریشان رہتی ہیں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین خاکسار: عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ

○— میری امی جان کی طبیعت ان دنوں خراب چلی آرہی ہے ان کے Spleen میں پتھری ہے ڈاکٹر آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں درد بہت ہی بڑھ جاتا ہے جس سے کافی تشویش ہو رہی ہے احباب جماعت سے والدہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید خورشید ابن مکرم خورشید عالم صاحب بھاگلپور

○— عزیزم مکرم ناصر احمد صاحب مقیم لندن اپنی مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ نیز نیک اور صالح اولاد کے لئے دعا کی بصد درخواست کرتے ہیں۔

○— مکرم اے کبنی احمد صاحب مقیم منار گھاٹ اہلیہ کے ایام زچگی بخیریت گذرنے اور ان کی صحت و عافیت نیز اپنے بھائی صاحب کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○— عزیزم لئیق احمد صاحب مقیم کانپور M.S.C کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور جملہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

○— عزیزہ اختر حسین صاحب مقیم خانپور ملکی بہار اپنے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○— مکرم حمید اللہ خان صاحب اپنے نیک مقاصد میں کامیابی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے اپریشن میں کامیابی اور خیر و عافیت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○— مکرم محمد رفیق صاحب مقیم انگلینڈ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و عافیت اور روزگار میں خیر و برکت اور سلسلہ کی مقبول خدمت اور اپنی تبلیغی کوششوں میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

○— میرے پانچ بچے (۱) عزیزی محمد حمید B.S.C فائنل کا (۲) عزیزی محمد ظفر اللہ B.S.C پہلے سال کا (۳) عزیزی محمد کلیم اللہ B.S.C پہلے سال کا (۴) عزیزی محمد احمد اللہ انٹر فائنل کا اور عزیزی محمد حمایت اللہ انٹر پہلے سال کا سالانہ امتحان دے چکے ہیں ان تمام بچوں کی امتیازی کامیابی کے لئے نیز میرے نئے مقام پر تبادلہ کی وجہ سے کچھ پریشانیاں لاحق ہیں ان کے ازالہ کے لئے تمام بزرگان جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار۔ محمد عنایت اللہ آرا پہاڑ (کاماریڈی) آندھرا

○— مکرم مظفر امام صاحب آف خانپور ملکی اس سال B.S.C فائنل کا امتحان دینے والے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: وحید الدین کارکن دفتر تحریک جدید قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES: 52325 — 52686 P.P
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائنی پرایڈر سول اور ربر
شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ——— چپل پروڈکٹس ۲/۲۲/۶۳ بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلے کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS 600004
Phone NO- 76360

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعتِ احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں، انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں آمین۔

مالی قربانیاں کرنے والوں کیلئے الٰہی بشارات

"قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والوں کا بہت اونچا مقام ہے اور ان کو بہت سی بشارات دی گئی ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ پارہ سوم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

(۱) "جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ان کے رب کے پاس ان کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

(۲) "جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے"۔

(۳) "جو کچھ بھی تم خدا کے لئے خرچ کرو یا جو کچھ بھی تم نذر مانو اللہ اُسے یقیناً جانتا ہے اور وہ اس کا نیک بدلہ دے گا"۔

پس ہر مخلص احمدی بھائی، بہن اور عزیز جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کو باقاعدہ اور باشرح ادا کرتا ہے اس کا خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت اونچا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ چنانچہ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابلِ قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرا دیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم تبوک دیکم ستمبر ۱۹۸۰ء) سے شروع ہوگا اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے اس کی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد یکم ظہور (اگست ۱۹۸۰ء) تک مذکورہ فارم نظارت ہذا میں واپس موصول ہو جانا ضروری ہے اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل اُمور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) بچے کی سابقہ تعلیم ہائر سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا لازمی ہے۔

(۲) بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

(۳) قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ نے امسال بھی آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی و اقتصادی حالت کو مدِ نظر رکھ کر دئے جائیں گے۔

خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ بالا تک فارم داخلہ پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم قادیان

جماعتِ احمدیہ اتر پردیش کی چوتھی سالانہ صوبائی کانفرنس شاہجہانپور میں

یکم و دو اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز بدھ و جمعرات

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان دارالامان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ اتر پردیش کی کانفرنس ار۲ر اخاء (اکتوبر ۱۹۸۰ء) کو شاہجہانپور میں منعقد ہوگی۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کانفرنس کو معجزانہ کامیابی عطا فرمائے۔

اُتر پردیش، راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت خاکسار کے نام اور چندہ کانفرنس جنرل سیکرٹری صاحب کے پتہ پر ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں مقامی حالات کے مطابق درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔ جنرل سیکرٹری:- مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی سیکرٹریان:(۱) مکرم عبدالواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ (۲) مکرم محمد شاہد صاحب وسیم

خاکسار
عبدالحق فضل صدر مجلسِ استقبالیہ
احمدی اینڈ کو شاہجہانپور (یوپی)

پتہ:-
AHMADI & CO
BAHADURGUNJ
SHAHJAHANPUR (U.P)

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر لکھنا مت بھولئے

(ایڈیٹر بدر)